از عدالتِ عظمیٰ

ایس۔ بلدیو سنگھ من

بنام

ایس گورچرن سنگھ، ایم ایل اے و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 5 فروری 1996

[جے ایس ورما، این پی سنگھ اور فیضان الدین، جسٹس صاحبان]

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951-دفعہ 123 دفعہ 135-اے کے ساتھ پڑھا جاتا ہے-بدعنوانی-ثبوت کا معیار- ٹھوس ثبوت درکار ہے۔

دفعات 123(8) اور 135-اے-بوتھ پر قبضہ-کا جرم-امیدوار کے پولنگ ایجنٹ کو دھمکانے کا عمل-کیا یہ بوتھ پر قبضہ کرنا بدعنوانی کے مترادف ہے-قرار پایا کہ، نہیں۔

عوامی نمائندگی انتخابی ضابطوں کا انعقاد، 1961-قاعدہ 93-انتخابی فہرستوں کی نشان زدہ نقلیں اور استعمال شدہ بیلٹ پیپرز کے کاؤنٹر فوئلز کے پیکٹوں کا معائنہ-کے لیے استدعا-بوتھ پر قبضہ کرنے کا الزام ثابت نہیں ہوا-پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے قواعد کی عدم تعمیل-معائنے کی درخواست خارج کی جاسکتی ہے۔

اپیل کنندہ نے پنجاب قانون ساز اسمبلی میں واپس آنے والے مدعاعلیہ نمبر 1 کے انتخاب کو چیلنج کیا، عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کے حصہ VI کے تحت انتخابی پٹیشن پیش کرتے ہوئے، اس کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے اور یہ اعلان کرنے کے لیے کہ اپیل کنندہ پہلے مدعاعلیہ کی جگہ باضابطہ طور پر منتخب امیدوار تھا۔ اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کے انتخاب پر ان الزامات پر سوال اٹھایا کہ اس نے ایکٹ کی دفعہ 135-اے کے ساتھ پڑھے جانے والی دفعہ 123 کے معنی میں خود اور اپنے ایجنٹوں کے بذریعے بوتھ پر قبضہ کرنے کے بدعنوان عمل میں ملوث رہا ہے اور یہ کہ مدعاعلیہ نمبر 1 نے ضابطہ 90 کے ساتھ پڑھے جانے والے ایکٹ کی دفعہ 77 کے تحت فراہم کردہ اخراجات کی حد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے انتخاب پر روپے سے زیادہ خرچ کیے تھے اور پہلے مدعاعلیہ کی طرف

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and integrity of this document

سے دائر کردہ اخراجات کی واپسی مکمل طور پر غلط تھی۔ عدالت عالیہ نے انتخابی درخواست کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ واپس آنے والے امیدوار کے خلاف لگائے گئے بدعنوان عمل کے الزامات نہ صرف مبہم بلکہ غیر معینہ مدت کے ہیں اور اپیل کنندہ پہلے مدعاعلیہ کے خلاف اس کی تصدیق کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے پیش کیا کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کے بذریعے خود اور اس کے ایجنٹوں کے بذریعے بوتھ پر قبضہ کرنے کے الزامات کو قائم کرنے کے لیے ریکارڈ پر کافی اور قابل اعتماد ثبوت موجود ہیں۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

1.1. قرار دیا گیا کہ: انتخابی پٹیشن میں عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 123 کی ذیلی دفعہ (1) سے (8) کے معنی کے اندر بدعنوان طریقوں کا الزام، نیم مجرمانہ نوعیت کا سمجھا جاتا ہے جس کے لیے اس کے ٹھوس ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس کے نتائج نہ صرف بہت سنگین ہوتے ہیں بلکہ سزا دینے کی نوعیت کے بھی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ انتخابی پٹیشن میں الزام لگایا گیا ہے کہ کسی بھی بدعنوان عمل کے ثبوت پر نہ صرف واپس آنے والے امیدوار کا انتخاب کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اسے الگ کر دیا جاتا ہے بلکہ واپس آنے والے امیدوار کی نااہلی کے علاوہ، امیدوار خود یا اس کے ایجنٹ یا کسی دوسرے شخص کو، جو بھی معاملہ ہو، اگر بدعنوان عمل کا ارتکاب پایا جاتا ہے تو اسے ایکٹ کی دفعہ 135-اے کے تحت قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ لہذا، عدالت بدعنوان عمل کے اس طرح کے الزام کے ٹھوس ثبوت پر اصرار کرتی ہے اور مقدمے کا فیصلہ اہمیت یا امکانات پر نہ کرے۔ لہذا، شواہد کا فیصلہ ان اچھی طرح سے طے شدہ اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔

1.2. انتخابی پٹیشن میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 1 501 حامیوں کے ساتھ پولنگ بوتھ پر گیا اور کچھ ووٹروں کی موجودگی میں اپیل کنندہ کے پولنگ ایجنٹ کو دھمکی دی اور اسے ووٹنگ اسٹیشن کے اندر نہ جانے اور افراد کی شناخت کے حوالے سے اعتراضات نہ اٹھانے کو کہا۔ عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ ان الزامات کو بوتھ پر قبضہ کرنے کا بدعنوان عمل نہیں مانا جا سکتا۔ اپیل کنندہ اس بات کی وضاحت کرنے سے قاصر تھا کہ دفعہ 123 کی کس ذیلی دفعہ کے تحت یہ الزامات بدعنوان عمل کے مترادف ہیں۔ مبینہ دھمکی ایک جرم ہو سکتا ہے لیکن یہ بدعنوان عمل کے دائرے میں نہیں آتا جیسا کہ دفعہ 123 کی ذیلی دفعہ (8) میں بیان کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کے انتخابی ایجنٹ، جس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بارے میں کہا جاتا تھا کہ اسے دھمکی دی گئی تھی، سے اپیل کنندہ نے اس الزام کی حمایت کرنے کے لیے گواہ کے طور پر پوچھ گچھ نہیں کی۔

1.3. انتخابی پٹیشن میں لگائے گئے الزامات کے مطابق مدعا علیہ نمبر 1، اس کے ایجنٹ اور حامیوں کی طرف سے بڑی تعداد میں بوتھ پر قبضہ کرنے کے واقعات پیش آئے جن پر الزام تھا کہ وہ مختلف قسم کے مسلح تھے لیکن نہ تو کوئی زبانی اور نہ ہی تحریری شکایت ریٹرننگ آفیسر، صدر نشین افسر، یا دیگر افسران اور پولیس اہلکاروں کو کی گئی جو متعلقہ پولنگ بوتھوں پر انتخابی ڈیوٹی پر تھے۔ اپیل کنندہ نے ان الزامات کی حمایت کرنے کے لیے بطور گواہ انتخابی ایجنٹ سے پوچھ گچھ نہیں کی جس کے پاس اس بارے میں براہ راست معلومات ہونی چاہئیں کہ ووٹنگ بوتھ کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ تمام گواہوں کے ثبوت الزامات کو ثابت کرنے کے لیے ناقابل یقین اور ناقابل اعتماد پائے گئے۔ اپیل کنندہ مدعا علیہ نمبر 1، اس کے ایجنٹ یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس کی رضامندی سے یا اس کے کہنے پر بدعنوان عمل کے الزامات کو گھر لانے میں بری طرح ناکام رہا تھا۔ اس کے برعکس مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے یہ ظاہر کرنے کے لیے مستقل، قابل اعتماد اور تسلی بخش ثبوت پیش کیے گئے کہ دن بھر ووٹنگ پر امن رہی اور ان حقائق اور حالات کے پیش نظر کسی بھی طرف سے زبانی یا تحریری طور پر کسی بھی نوعیت کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی، عدالت عالیہ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کے مطابق نظریہ اختیار کیا تھا اور اس سے مختلف نظریہ اختیار کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

1.4. اپیل کنندہ زیادہ خرچ کرنے کا الزام ثابت نہیں کر سکا۔ عدالت عالیہ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کی تفصیلی جانچ پڑتال کی اور ایک قطعی نتیجے پر پہنچی کہ الزام بے بنیاد تھا۔

1.5. اپیل کنندہ پہلی نظر میں یہ ظاہر کرنے میں بھی ناکام رہا تھا کہ کوئی بوتھ کا قبضہ تھا اور اس لیے مطلوبہ انتخابی فہرستوں اور کاؤنٹر فوائل کے پیکٹوں کے معائنے کا سوال مقدمے کے اس مرحلے پر پیدا نہیں ہوا۔ طلب کردہ دستاویزات کو طلب کرنے کی بھی اجازت اس حقیقت کے پیش نظر نہیں دی جا سکی کہ مذکورہ درخواست اس وقت کی گئی تھی جب اپیل کنندہ پہلے ہی اپنا ثبوت مکمل کر چکا تھا اور انتخابی درخواست مدعا علیہ کے ثبوت کے لیے تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ مذکورہ درخواست پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ، جلد V کے قواعد وضوابط کے باب GG-4 میں موجود قواعد کی عدم تعمیل کے لیے قابل قبول نہیں تھی، جس میں طریقہ کار کے قواعد تجویز کیے گئے تھے جن کی عدم تعمیل پر دستاویزات کو طلب کیا گیا تھا۔ جرح کے مقصد کے لیے طلب کیا گیا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ لہذا،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انتخابی فہرستوں کی نشان زدہ نقلوں کے ساتھ ساتھ استعمال شدہ بیلٹ پیپرز کے کاؤنٹر فائل کے پیکٹوں کے معائنے کے لیے قاعدہ 93 کے تحت درخواست کو خارج کرنے کے عدالت عالیہ کے 23 اگست 1993 کے حکم کو غلط نہیں کہا جا سکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: سول اپیل نمبر 4616، سال 1994۔

الیکشن پٹیشن نمبر 13، سال 1992 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 8.11.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس کے ڈھولکیا، ایم ایس کھیرا، آشیش دھولکیا، مس پرومیلا چودھری اور مس نریش بکشی۔

جواب دہندگان کے لیے اشوک گروور۔

عدالت کا فیصلہ فیضان الدین، جسٹس نے سنایا۔

1. عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعہ 116-اے کے تحت یہ اپیل 8 نومبر 1993 کو چندی گڑھ میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کیے گئے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے الیکشن پٹیشن نمبر 13، سال 1992 کو خارج کر دیا گیا ہے جس میں واپس آنے والے امیدوار ایس گرچرن سنگھ، جو پہلے مدعا علیہ ہیں، کے انتخاب کو چیلنج کیا گیا ہے۔

2. پنجاب قانون ساز اسمبلی کے انتخابات فروری 1992 میں ہوئے تھے۔ اپیل کنندہ کو شرومانی اکالی دل نے 87-درباحلقہ سے امیدوار کے طور پر مالی معاونت کی تھی جبکہ مدعا علیہ نمبر 1 ایس گرچرن سنگھ کو کانگریس پارٹی نے میدان میں اتارا تھا اور مدعا علیہ نمبر 2 چیت سنگھ بہوجن سماج پارٹی کی طرف سے قائم کردہ امیدوار تھے۔ مدعا علیہ نمبر 3 ایس امرجیت سنگھ نے آزاد امیدوار کے طور پر مذکورہ حلقے سے الیکشن لڑا۔ رائے شماری کی تاریخ 19 فروری 1992 تھی اور نتیجہ اگلی تاریخ یعنی 20 فروری 1992 کو اعلان کیا گیا جس کے مطابق مدعا علیہ نمبر 1 نے 3072 ووٹ حاصل کر کے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کیے جبکہ اپیل کنندہ نے صرف 2624 ووٹ حاصل کیے تھے۔ مدعا علیہ نمبر 2 نے 1925 ووٹ حاصل کیے تھے اور مدعا علیہ نمبر 3 نے صرف 75 ووٹ حاصل کیے تھے۔ جواب دہندہ نمبر 1 کو زیادہ ووٹ حاصل کرنے کے بعد 87 درباحلقے سے منتخب قرار دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and
integrity of this document

3. اپیل کنندہ نے واپس آنے والے امیدوار، مدعاعلیہ نمبر 1 کے انتخاب کو چیلنج کرتے ہوئے اس کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے اور اپیل کنندہ کو پہلے مدعاعلیہ کی جگہ مذکورہ حلقے کے لیے خود کو باضابطہ طور پر منتخب امیدوار قرار دینے کے لیے ایکٹ کے حصہ VI کے تحت انتخابی درخواست پیش کی۔ اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ نمبر کے انتخاب پر سوال اٹھایا: 1 ان الزامات پر کہ اس نے ایکٹ کے دفعہ 135-اے کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 123(8) کے معنی میں خود اور اپنے ایجنٹوں کے بذریعے بوتھ پر قبضہ کرنے کے بدعنوان عمل میں ملوث تھا۔ مختلف بوتھ پر قبضہ کرنے کے حوالے سے الزامات کی تفصیلات انتخابی پٹیشن کے پیراگراف 3 کے ذیلی پیراگرافوں I، II، III، IV، V اور VI میں پیش کی گئی ہیں جنہیں عدالت عالیہ نے بھی متنازعہ فیصلے میں لفظی طور پر دوبارہ پیش کیا ہے۔ اس لیے ضروری نہیں کہ ان تمام الزامات کو یہاں دوبارہ درج کیا جائے۔

4. دوسری بنیاد جس پر اپیل کنندہ نے پہلی مدعاعلیہ کے انتخاب کو چیلنج کرنے والی اپنی انتخابی درخواست کی بنیاد رکھی تھی وہ یہ تھی کہ مدعاعلیہ نمبر 1 نے درحقیقت قانون 90 کے ساتھ پڑھے جانے والے قانون کی دفعہ 77 کے تحت فراہم کردہ اخراجات کی حد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے انتخاب پر 2 لاکھ روپے سے زیادہ خرچ کیے تھے، جو کہ قانون کی دفعہ 123(6) کے معنی میں بدعنوان عمل کے مترادف ہے۔ اپیل کنندہ نے الزام لگایا ہے کہ پہلے مدعاعلیہ کی طرف سے دائر اخراجات کا ریٹرن مکمل طور پر غلط تھا کیونکہ اس کی طرف سے دائر کردہ بلوں کی مجموعی طور پر کم قیمت تھی جو اس کی طرف سے خریدی گئی اشیا اور خدمات کی صحیح قیمت اور مقدار کی نمائندگی نہیں کرتی تھی۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ پہلے مدعاعلیہ نے مختلف اخراجات چھپائے جو دراصل 31.1.1992 سے 20.2.1992 تک کیے گئے تھے لیکن ریٹرن میں شامل نہیں تھے۔ اخراجات کی مبینہ اشیاء کی تفصیلات جو مبینہ طور پر ریٹرن میں شامل نہیں ہیں، انتخابی پٹیشن کے پیراگراف 4 کے ذیلی پیراگراف 1، IV، III، II اور V میں بیان کی گئی ہیں جنہیں عدالت عالیہ نے بھی اعتراض شدہ فیصلے میں لفظی طور پر دوبارہ پیش کیا ہے اور اس لیے ان کی تفصیلات کا یہاں دوبارہ ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔

5. مدعاعلیہ نمبر 1 نے خاص طور پر اپنے خلاف لگائے گئے تمام منفی الزامات کو نظر انداز کرتے ہوئے انتخابی درخواست کی مزاحمت کی۔ انہوں نے خاص طور پر خود یا اپنے ایجنٹوں کے بذریعے بوتھ پر قبضہ کرنے کے کسی بھی بدعنوان عمل میں ملوث ہونے یا اس کا ارتکاب کرنے سے انکار کیا۔ انہوں نے مقررہ حد سے زیادہ انتخابی اخراجات یا بلوں کی کم قیمت یا چھپانے یا کسی ایسے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اخراجات کے حوالے سے بھی الزامات کی تردید کی جو دراصل ان کے یا ان کے انتخابی ایجنٹ کے ذریعے کیے گئے تھے۔

6. عدالت عالیہ نے فریقین کی استدعا کی بنیاد پر درج ذیل مسائل وضع کیے:

1. کیا مدعا علیہ نمبر 1 کا انتخاب درخواست میں درخواست کی گئی بنیادوں پر کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے؟

2. آیا عدالت عالیہ کے قواعد وضوابط کے باب GG-4، جلد V اور عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 81(3) کی توضیعات کی تعمیل نہ کرنے پر درخواست خارج کی جا سکتی ہے؟

3. آیا درخواست کارروائی کی کوئی وجہ ظاہر نہیں کرتی؟

4. راحت۔

اوپر پیش کردہ مسائل نمبر 2 اور 3 کا فیصلہ 28 نومبر 1993 کو 28 جنوری 1993 کے حکم نامے کے ذریعے ابتدائی مسائل کے طور پر کیا گیا تھا اور پہلے مدعا علیہ کے خلاف جواب دیا گیا تھا۔ اس طرح متنازعہ فیصلہ صرف اس مسئلے نمبر 1 سے متعلق ہے جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں فریقین کے شواہد کی گہری جانچ پڑتال اور تنقیدی تجزیہ پر عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ واپس آنے والے امیدوار کے خلاف لگائے گئے بدعنوان عمل کے الزامات نہ صرف مبہم بلکہ غیر معینہ مدت کے ہیں اور یہ کہ اپیل کنندہ پہلے مدعا علیہ کے خلاف اس بات کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ بھی ریکارڈ کیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ شواہد سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکا کہ پہلے مدعا علیہ نے مقررہ حد سے زیادہ اخراجات کیے۔ عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ اپیل کنندہ نے براہ کرم واپس آنے والے امیدوار کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے کے لیے جھوٹا دعوی کیا ہے اور اس نے الزامات کی حمایت کے لیے سزا سے استثنی کے ساتھ ثبوت بنائے ہیں۔ لہذا عدالت عالیہ نے اس متنازعہ فیصلے کے ذریعے انتخابی درخواست کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جس کے خلاف یہ اپیل کی گئی ہے۔

7. انتخابی درخواست گزار / اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مدعا علیہ نمبر 1 کے بذریعے خود اور اس کے ایجنٹوں کے بذریعے بوتھ پر قبضہ کرنے کے الزامات کو قائم کرنے کے لیے ریکارڈ پر کافی اور قابل اعتماد ثبوت موجود ہیں اور اس لیے، عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and integrity of this document

عالیہ کے بذریعے درج کردہ منفی نتائج کو خارج کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے سنگین غلطی کی ہے کہ انتخابی پٹیشن کے پیراگراف 3(1) میں موجود الزامات بدعنوان عمل نہیں ہیں۔ درخواست گزار / اپیل کنندہ کے مطابق پیراگراف 3(1) سے (6) میں بوتھ پر قبضہ کرنے سے متعلق جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ ایکٹ کی دفعہ 135-اے کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 123 کی ذیلی دفعہ (8) کے معنی میں ایک بدعنوان عمل کے مترادف ہیں۔ دفعہ 123(8) اس طرح پڑھتی ہے:

> 123. بدعنوان طرز عمل۔- اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے درج ذیل کو بدعنوان عمل سمجھا جائے گا:
>
> ....
>
> (8) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ یا دوسرے شخص کے ذریعہ بوتھ کی گرفتاری۔-

دفعہ 135-اے کا متعلقہ حصہ مندرجہ ذیل ہے:

> 135-بوتھ پر قبضہ کرنے کا جرم۔- جو بھی بوتھ پر قبضہ کرنے کے جرم کا ارتکاب کرے گا اسے چھ ماہ سے کم نہیں بلکہ دو سال تک کی قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی، اور جہاں حکومت کی خدمت میں کام کرنے والا کوئی شخص ایسا جرم کرتا ہے، تو اسے ایک سال سے کم نہیں بلکہ تین سال تک کی قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

8. یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ انتخابی پٹیشن میں ایکٹ کی دفعہ 123 کی ذیلی دفعہ (1) سے (8) کے معنی کے اندر بدعنوان طریقوں کے الزام کو نیم مجرمانہ نوعیت کا سمجھا جاتا ہے جس کے لیے اس کے ٹھوس ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ نتائج نہ صرف بہت سنگین ہوتے ہیں بلکہ سزا دینے کی نوعیت کے بھی ہوتے ہیں۔ اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ کسی بھی بدعنوان عمل کے ثبوت پر جیسا کہ انتخابی پٹیشن میں الزام لگایا گیا ہے کہ یہ نہ صرف واپس آنے والے امیدوار کا انتخاب ہے جسے کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور الگ کر دیا جاتا ہے بلکہ واپس آنے والے امیدوار کی نااہلی کے علاوہ، امیدوار خود یا اس کا ایجنٹ یا کوئی دوسرا شخص جو بھی معاملہ ہو، اگر بدعنوان عمل کا ارتکاب کرتا پایا جاتا ہے تو اسے ایکٹ کی دفعہ 135-اے کے تحت قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ یہ ان وجوہات کی بناء پر ہے کہ عدالت بدعنوان عمل کے اس طرح کے الزام کے ٹھوس ثبوت پر اصرار کرتی ہے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور مقدمے کا فیصلہ اہمیت یا امکانات پر نہیں کرتی ہے۔لہذا، شواہد کا فیصلہ ان اچھی طرح سے طے شدہ اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے۔

9. انتخابی پٹیشن کے پیراگراف 3 کے ذیلی پیراگراف (1) میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ 19.2.1992 کو تقریباً صبح 7 بج کر 30 منٹ پر مدعا علیہ نمبر 1، 50 حامیوں کے ساتھ گورنمنٹ ہائی اسکول عمارت، دربا گیا جہاں ووٹنگ بوتھ نمبر 62 سے 69 واقع تھے اور کچھ ووٹروں کی موجودگی میں اپیل کنندہ کے ووٹنگ ایجنٹ جوگیندر سنگھ کو دھمکی دی اور اسے ووٹنگ اسٹیشن کے اندر نہ جانے اور افراد کی شناخت کے حوالے سے اعتراضات نہ اٹھانے کو کہا۔عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ ان الزامات کو بوتھ پر قبضہ کرنے کا بدعنوان عمل نہیں مانا جا سکتا۔اپیل کنندہ کے فاضل وکیل اس بات کی وضاحت کرنے سے قاصر تھے کہ دفعہ 123 کی کس ذیلی دفعہ کے تحت یہ الزامات ایک بدعنوان عمل کے مترادف ہیں۔ہماری رائے میں مبینہ دھمکی ایک جرم ہو سکتا ہے لیکن یقینی طور پر یہ بدعنوان عمل کے دائرے میں نہیں آتا جیسا کہ دفعہ 123 کی ذیلی دفعہ (8) میں بیان کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ یہ بات دلچسپ ہے کہ اپیل کنندہ کے انتخابی ایجنٹ جوگیندر سنگھ، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے دھمکی دی گئی تھی، سے اپیل کنندہ نے مذکورہ الزام کی حمایت کرنے کے لیے گواہ کے طور پر پوچھ گچھ نہیں کی۔

10. یہ بات قابل ذکر ہے کہ انتخابی پٹیشن کے پیراگراف 3 کے ذیلی پیراگرافوں II، III، IV، V اور VI میں بوتھ پر قبضہ کرنے کے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے اپیل کنندہ کے ذریعے زورا سنگھ، گواہ استغاثہ 6، شیر سنگھ، گواہ استغاثہ 7، کشمیرہ سنگھ، گواہ استغاثہ 11، سادھا سنگھ، گواہ استغاثہ 12، کپور سنگھ، گواہ استغاثہ 13، تحصیل سنگھ، گواہ استغاثہ 14 جرنیل سنگھ، گواہ استغاثہ 15 اور سرجیت سنگھ، گواہ استغاثہ 16 کے شواہد سے ثابت کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ان تمام گواہوں کے شواہد کا عدالت عالیہ نے باریکی سے تجزیہ اور جانچ پڑتال کی ہے اور انہیں الزامات کو قائم کرنے کے لیے ناقابل یقین اور ناقابل اعتماد پایا ہے۔سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اپیل کنندہ نے الزامات کی حمایت کرنے کے لیے انتخابی ایجنٹ جوگیندر سنگھ سے گواہ کے طور پر پوچھ گچھ نہیں کی جس کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ اس کے پاس ابتدائی معلومات ہیں کہ ووٹنگ بوتھ کے اندر کیا ہو رہا ہے۔انتخابی پٹیشن میں لگائے گئے الزامات کے مطابق مدعا علیہ نمبر 1، اس کے ایجنٹ اور حامیوں کی طرف سے بڑی تعداد میں بوتھ پر قبضہ کرنے کے واقعات پیش آئے جن پر الزام ہے کہ وہ مختلف قسم کے مسلح ہیں لیکن حیرت کی بات ہے کہ نہ تو کوئی زبانی اور نہ ہی تحریری شکایت ریٹرننگ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and integrity of this document

آفیسر، پریذائیڈنگ افسران یا دیگر افسران اور پولیس اہلکاروں کو کی گئی جو متعلقہ پولنگ بوتھوں پر انتخابی ڈیوٹی پر تھے۔ سنٹرل ریزرو پولیس کے ممبروں کو مبینہ واقعات کے بارے میں ایک سرگوشی بھی نہیں کی گئی جو اپیل کنندہ کے اپنے شواہد کے مطابق پولنگ اسٹیشن کے باہر بہت زیادہ موجود تھے۔ اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کوئی عصری مواد یا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے کہ اپیل کنندہ یا اس کی طرف سے کسی نے کسی بھی مبینہ واقعے پر انگلی بھی اٹھائی تھی جبکہ تسلیم شدہ طور پر ریٹرننگ آفیسر، پریذائیڈنگ آفیسر اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شکایات پر غور کرنے کے لیے دستیاب تھے اگر مدعا علیہ، اس کے انتخابی ایجنٹ یا اس کے حامیوں نے بدعنوان کارروائیاں کی تھیں۔

11. مدعا علیہ نمبر 1 نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ، شری میگھراج، مدعا علیہ گواہ 2 سے پوچھ گچھ کی ہے جو مذکورہ انتخابات میں دربا اسمبلی حلقے کے ریٹرننگ آفیسر تھے۔ مدعا علیہ نے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، شری جسویندر سنگھ، گواہ جواب دہندہ 16 سے بھی پوچھ گچھ کی جنہوں نے واضح طور پر بیان دیا کہ دن بھر ووٹنگ پرامن رہی اور ووٹنگ بوتھوں کے باہر مناسب حفاظتی انتظامات تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بالکل ایسے کوئی واقعات نہیں ہوئے جن کا الزام اپیل کنندہ نے کسی بھی ووٹنگ بوتھ پر لگایا ہے اور مقابلہ کرنے والے امیدواروں میں سے کسی نے بھی بوتھ پر قبضہ کرنے یا ووٹ ڈالنے کے غیر قانونی حوالے سے کوئی احتجاج درج نہیں کرایا۔ مدعا علیہان نمبر 1 نے دیال چند، گواہ جواب دہندہ 8، گرمیل سنگھ، گواہ جواب دہندہ 9، رام پرکاش، گواہ جواب دہندہ 10، کرم سنگھ، گواہ جواب دہندہ 11، سوہن سنگھ، گواہ جواب دہندہ 12، چرنجیت جولکا، گواہ جواب دہندہ 13، گووندر سنگھ، گواہ جواب دہندہ 14 اور منجیت سنگھ، گواہ جواب دہندہ 16 سے بھی پوچھ گچھ کی تھی جو پولنگ بوتھ نمبر 63 سے 69 کے پریذائیڈنگ آفیسر تھے۔ ان سب نے ایک مستقل اور واضح بیان دیا کہ تمام مقابلہ کرنے والے امیدواروں کے پولنگ ایجنٹ پولنگ بوتھ کے اندر موجود تھے اور ان میں سے کسی نے بھی کسی بھی ووٹر کی شناخت پر اختلاف نہیں کیا تھا جو اپنا ووٹ ڈالنے آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ووٹنگ پرامن رہی اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ ریکارڈ کی تنقیدی جانچ اور عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ نمبر 1، اس کے ایجنٹ یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس کی رضامندی سے یا اس کے کہنے پر بدعنوان عمل کے الزامات کو گھر لانے میں بری طرح ناکام رہا تھا۔ اس کے برعکس مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے پیش کردہ مستقل قابل اعتماد اور تسلی بخش شواہد موجود ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دن بھر ووٹنگ پرامن

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رہی اور کسی بھی طرف سے زبانی یا تحریری طور پر کسی بھی نوعیت کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ان حقائق اور حالات کے پیش نظر عدالت عالیہ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کے مطابق نظریہ اختیار کیا ہے اور اس سے مختلف نظریہ اختیار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

12. اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اگلا زور دیا کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے ثبوت موجود ہیں کہ یہاں واپس آنے والے امیدوار مدعاعلیہ نمبر 1 نے جائز حد سے کہیں زیادہ خرچ کیا تھا اور عدالت عالیہ مختلف نظریہ اختیار کرنے میں سنگین غلطی میں پڑ گئی۔کنڈکٹ آف الیکشن قواعد 1961 کے قاعدہ 90 میں کہا گیا ہے کہ کل خرچ جس کا حساب ایکٹ کی دفعہ 77 کے تحت رکھا جاتا ہے، اور جو کسی انتخاب کے سلسلے میں خرچ کیا جاتا ہے، اس رقم سے زیادہ نہیں ہوگا جیسا کہ جدول کے متعلقہ کالم میں بیان کیا گیا ہے۔لیکن اس حوالے بذریعے عدالت عالیہ کے شواہد اور فیصلے کو دیکھنے پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس بیان میں بھی قطعی طور پر کوئی بنیاد نہیں ہے۔عدالت عالیہ نے اس سلسلے میں ریکارڈ پر موجود شواہد کی تفصیلی جانچ پڑتال کی ہے اور ایک قطعی نتیجے پر پہنچا ہے کہ الزام بے بنیاد ہے۔ہم نے متعلقہ شواہد بذریعے بھی جائزہ لیا ہے اور پایا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ ثبوت زیادہ خرچ کرنے کے الزام کو ثابت نہیں کرتا ہے۔

13. اس کے بعد اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے زور دیا کہ ثبوت ریکارڈ کرنے سے پہلے اپیل کنندہ کی جانب سے انتخابی قواعد کے قاعدہ 93 کے تحت درخواست دائر کی گئی تھی جسے دفعہ 151 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ساتھ پڑھا گیا تھا تاکہ انتخابی فہرستوں کی نشان زدہ نقلوں کے ساتھ ساتھ استعمال شدہ بیلٹ پیپرز کے کاؤنٹر فوئلز کے پیکٹوں کا معائنہ کیا جاسکے، تاکہ حقیقی ووٹروں کی جگہ افراد کے ذریعے بوتھ کا قبضہ اور جعلی ووٹ ڈالنا ثابت کیا جاسکے، لیکن اسے واضح طور پر عدالت عالیہ نے خارج کر دیا جس کی وجہ سے اپیل کنندہ کے مقدمے میں بڑا جانبداری پیدا ہوا۔انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ نمبر 1 سے جرح کے مقاصد کے لیے مختلف دستاویزات طلب کرنے کی درخواست بھی دائر کی تھی لیکن اسے بھی عدالت عالیہ نے غیر معقول طور پر خارج کر دیا تھا۔ہم نے 14 مئی 1993 اور 23 اگست 1993 کے عدالت عالیہ کے احکامات پر غور کیا ہے اور پایا ہے کہ عدالت عالیہ درست اور معقول وجوہات کی بنا پر دونوں درخواستوں کو خارج کرنے میں مکمل طور پر جائز تھی۔اپیل کنندہ پہلی نظر میں یہ ظاہر کرنے میں بھی ناکام رہا تھا کہ کوئی بوتھ کا قبضہ تھا اور اس لیے مطلوبہ انتخابی فہرستوں اور کاؤنٹر فائل کے پیکٹوں کے معائنے کا سوال مقدمے کے اس مرحلے پر پیدا نہیں ہوا۔طلب کردہ دستاویزات کو طلب کرنے کی بھی اجازت اس حقیقت کے پیش

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نظر نہیں دی جا سکی کہ مذکورہ درخواست اس وقت کی گئی تھی جب اپیل کنندہ پہلے ہی اپنا ثبوت مکمل کر چکا تھا اور انتخابی درخواست مدعا علیہ کے ثبوت کے لیے تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ دوسرا، مذکورہ درخواست پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ جلد 5 کے قواعد وضوابط کے باب GG-4 میں موجود قواعد کی عدم تعمیل کے لیے قابل قبول نہیں تھی، جس میں عدم تعمیل پر طریقہ کار کے قواعد تجویز کیے گئے ہیں جن کی خلاف ورزی کے مقصد سے طلب کردہ دستاویزات کو طلب کرنے کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ معاملے کے اس تناظر میں، درخواست کو خارج کرنے والے 23 اگست 1993 کے عدالت عالیہ کے حکم کو غلط نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ اوپر بحث کی گئی ہے، اپیل کنندہ انتخابی درخواست میں لگائے گئے الزامات کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے اور اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ ثبوت کو نا اہل پایا گیا ہے یا کوئی انحصار کرتے ہوئے، اپیل خارج ہونے کا حقدار ہے۔

14. اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1 کو 3000 روپے ادا کیے جائیں گے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:24
I attest to the accuracy and integrity of this document